سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

دامادِ رسول ﷺ خلیفہ ثالث

امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ:۱۰۰)

''اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کر رکھا ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں وہ سکونت اختیار کریں گے انہی میں ہمیشہ یہی ہے بڑی کامیابی۔''

وعن طلحة بن عبيد قال قال رسول الله ﷺ لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان (رواه الترمذی)

''حضرت طلحہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق (یعنی ہمراہ اور مہربان ساتھی) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں عثمانؓ ہیں''

صحابہ کرام کا روشن کردار

محترم سامعین! پچھلے دو جمعوں سے نبی کریم ﷺ کے جانثار صحابہ کرامؓ کا تذکرہ چل رہا ہے۔جس طرح نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس بے مثال اور باکمال تھی تو اسی طرح اصحاب نبی ﷺ بھی بے مثال اور باکمال تھے، حضور اکرم ﷺ نے مکہ کے سرزمین میں سخت مشکلات اور شدید ترین مخالفتوں کے باوجود نور ہدایت کا چراغ روشن فرمایا اور پھر اسی چراغ سے روشنی پھیلتی چلی گئی، حالانکہ کفار نے اسی چراغ کو بجھانے کی لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر خداوند کریم کی طرف سے اعلان ہوا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پھر اسی چراغ سے صدیق اکبرؓ کی شخصیت روشن ہوئی، حضرت عمر فاروقؓ کی ذات روشن ہوئی اور پھر یہ سلسلہ تمام عرب میں پھیلا اور ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ سورج کی آنکھ نے نہ کبھی دیکھے اور نہ کبھی بعد میں دیکھے گا۔صحابہ کرامؓ کو جو مقام

ومرتبہ حاصل ہے اس کا ادراک کرنا عقل کے لئے ناممکن ہے،

صحابہ کرامؓ کا مقام ومرتبہ

شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ ایک جگہ پر صحابہ کی شان بیان کرتے ہوے لکھتے ہیں کہ تم ہوا پر اُڑو یا آسمان پر چڑھ جاؤ سو مرتبہ مر کے جی لو تم اپنے آپ کو صحابی نہیں بنا سکتے، بہر حال صحابہ تو سب سے افضل ترین اور باکمال تھے، مگر ان میں حضرات خلفائے راشدین کو بڑا اونچا مقام اور مرتبہ حاصل ہے، اولین دو خلفائے راشدین کے ذکر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خلیفہء ثالث دامادِ رسول ﷺ

آج خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کا مختصر تذکرہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

محترم حضرات! آپ کا نام مبارک عثمان ابن عفانؓ تھا، اسلام کے ابتدائی دنوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، آپ چوتھے نمبر پر اسلام لانے والے ہیں اور سابقین اولین میں داخل ہیں، اپنے قبول اسلام کے بارے میں فرماتے ہیں، کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر جب ہم نے حاضر خدمت ہونے کا ارادہ کیا، تو ایک روز آنحضرت ﷺ خود ہی تشریف لے آئے، اور فرمایا یا عثمان! میں مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں، تو بھی خدا کی جنت قبول کر، ان جملوں میں نہ معلوم کیا اثر تھا، کہ اسی وقت کلمہ شہادت زبان پر جاری ہو گیا۔

استقامتِ عثمانؓ

مکی زندگی دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت عثمانؓ نے بھی تکالیف برداشت کیں، اسلام لانے کے بعد آپؓ کے چچا حکم ابن ابی العاص رسی سے باندھ کر مارتا اور کہتا کہ اپنے آباء اجداد کا مذھب چھوڑ کر ایک نئے دین کو اختیار کیا ہے، خدا کی قسم اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تو نئے دین کو چھوڑ نہ دیں، مگر حضرت عثمانؓ کی استقامت وصبر سے مجبور ہو کر آخر خاموش ہو گیا، اسی طرح آپؓ کی والدہ اُرویٰ کو بھی آپؓ کی اسلام لانے سے بہت صدمہ ہوا، اور وہ بھی ناراض ہو کر اپنے بھائی عامر ابن کریز کے گھر جا بیٹھیں اور پورے ایک سال بعد گھر آئیں۔

لقب ذوالنورین کی وجہ

معزز سامعین! حضرت عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے وہ فضیلت بخشی ہے، جو نہ کسی کو ملی ہے اور نہ ہی قیامت تک

ممکن ہے، اور وہ شرف و مرتبہ آپؓ کا لقب ذوالنورین ہے،(یعنی دونوروں والا)،حضرت عثمانؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ سے نکاح فرمایا،اور انکی وفات کے بعد آپ ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثومؓ آپ کی نکاح میں آئیں،اسی طرح یکے بعد دیگرے آپؐ کی دو صاحبزادیاں آپؓ کی نکاح میں آئی اور یہ وہ فضیلت ہے کہ کائنات میں حضرت آدمؑ سے لیکر نبی آخر الزمان تک کسی کو حاصل نہ ہوئی۔حضرت ام کلثومؓ کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بھی حضرت عثمانؓ کو نکاح میں دے دیتا۔

ذوالہجرتین

اسی طرح حضرت عثمانؓ کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے،کہ آپ اسلام میں پہلے ہجرت کرنے والے ہیں،جب مکہ میں مظالم اپنے انتہاء کو پہنچ گئے تو نبی کریم ﷺ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا، حضرت عثمانؓ اپنی اھلیہ حضرت رقیہؓ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔بہر حال حضرت عثمان غنیؓ اللہ تعالیٰ کے انتہائی اطاعت گزار،خشیت الٰہی کا غلبہ ہر وقت رہتا،قائم اللیل اور صائم النہار تھے،حضرت عثمانؓ چند سال حبشہ میں رہے،پھر مکہ واپس ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

پیکر جود وسخا

حضرت عثمان غنیؓ کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے ساتھ جود وسخا کی صفت بھی بدرجہ اتم عنایت عطاء فرمائی تھی، مدینہ آنے کے بعد مہاجرین کو پانی کی سخت ضرورت کے ساتھ تکلیف بھی تھی ، پورے مدینہ شہر میں صرف ایک کنواں (بیئر رومہ) کے نام میں مشہور تھا،لیکن اسکا مالک ایک یہودی تھا،آپ جانتے ہیں کہ یہود قوم روز اول سے ہی سنگدل اور سود خور قوم تھی،انسان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا اور انہیں تنگ کرنا اس قوم کا محبوب پیشہ رہا ہے،اس یہودی نے بیئر رومہ کو معاش کا ذریعہ بنا رکھا تھا اور کنویں کا پانی مہنگے ریٹ پر فروخت کرتا تھا،دوسری طرف مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے،ان کی حالت کافی کمزور تھی،اور پھر پانی جیسی نعمت بھی پیسوں پر ملنا مشکلات کے باعث بنی،حضرت عثمانؓ سے یہ حالت دیکھی نہیں گئی اور انہوں نے کنواں خریدنے کا ارادہ کیا،مگر وہ یہودی کنواں فروخت کرنے پر راضی نہ ہوا بڑی سخت کوشش اور تگ و دو کے بعد صرف نصف حق بیچنے پر راضی ہوا،حضرت عثمانؓ نے وہ کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید لیا مگر یہودی نے یہ شرط لگائی کہ ایک دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوگی،اور دوسرے دن میری باری ہوگی لیکن مسلمان

حضرت عثمانؓ کے نمبر میں اتنا پانی بھر لیتے کہ دو دن کے لئے کافی ہوتا، اور یہودی کے نمبر میں پانی کے لئے نہیں جاتا، آخر کار تنگ آ کر وہ یہودی باقی آدھا کنواں بھی فروخت کرنے پر راضی ہوگیا، اور حضرت عثمانؓ نے مزید آٹھ ہزار درہم میں وہ نصف حق بھی خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

دولت نعمت خداوندی

محترم سامعین! مال کمانا اور کثرت سے کمانا یہ عیب کی بات نہیں مگر جب جائز طریقوں اور حلال ذرائع سے ہوں تو یہ مال جنت جانے کا سبب بن سکتا ہے، آج کل کے بعض سرمایا داروں اور جاگیرداروں کے لوٹ مار اور حرام خوری نے یہ بات ہمارے ذہن میں بیٹھا دی ہے۔ کہ اللہ والا ولی اور بزرگ، دیندار اور دیانتدار ہوسکتا ہے، جو مال سے بالکل پاک ہو جائیداد اور کسی قسم کے بھی پراپرٹی کا مالک نہ ہو۔ یہ تصور قطعاً غلط اور بے ہودہ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام میں بھی ایسے ایسے انبیاء گزرے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان اور بے حساب دولت اور بے مثال حکومتوں سے نوازا۔

حضرت سلیمانؑ نے بھی ایسے محلات تعمیر کرائے تھے کہ ان کا صرف فرش دیکھ کر بلقیس جیسی دنیا دار عورت بھی دھوکہ کھا گئی تھی، اسی طرح صحابہ کرامؓ میں بھی ایسے صحابہؓ موجود تھے جن کی تجارت کئی کئی ملکوں تک پھیلی ہوئی تھی، ہم نماز میں روزانہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے بہترین دنیا کے لئے سوال کرتے ہیں کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة طلبائے کرام موجود ہیں، یہاں حسنہ سے مراد دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں، نعمتیں اور سہولتیں ہیں، جن میں مال و دولت اور سہولتیں، جائیدادیں وغیرہ سب داخل ہیں۔

''غنی'' کہلانے کی وجہ

بہر حال حضرت عثمان غنیؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا، اور اسی وجہ سے ''غنی'' انکے نام کا حصہ بن گیا مگر یہ مال اور دولت کبھی ان پر غالب نہ ہوئی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کے دل میں اسلام اتر کر اس کے بعد ان میں کوئی چیز باقی نہ رہی، صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت باقی رہی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی مال و دولت سے مسلمانوں کو اس وقت فائدہ پہنچایا جب امت محمدیہ ﷺ میں کوئی دوسرا ان کی امداد کرنے والا نہ تھا۔

اونٹوں کا عطیہ

حضرت عثمان غنیؓ کی جود و سخا بھی کافی مشہور تھی، ایک جہاد میں غربت کی وجہ سے مسلمانوں کو

پریشانی لاحق تھی اور کھانے پینے کا سامان بھی نہ ہونے کے برابر تھا تو بعض منافقین نے مسلمانوں کی غربت کا مذاق اڑایا تو حضرت عثمانؓ کے دل پر بڑا چوٹ لگا،اور اسی وقت چودہ انٹوں پر کھانے کا سامان لاد کر آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا،اور مسلمانوں میں تقسیم فرمادیں۔

''تبوک''میں ایثار

اسی طرح غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی فیاضی آپ حضرات نے سنی ہوگی،کہ دس ہزار فوج کا ساز وسامان اکیلے ہی مہیا فرمایا اور اسکے علاوہ ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد پیش فرمائے، حضور اکرم ﷺ اس موقع پر اتنے خوش ہوئے کہ اشرفیوں کو اپنے ہاتھوں سے اچھالتے اور فرماتے کہ ماضر عثمان ما عمل بعد ھذا الیوم "آج کے بعد اگر عثمانؓ کوئی عمل نہ کرے تو اسکو نقصان نہیں پہنچائے گا"

وعن عبد الرحمن ابن سمرة قال جاء عثمانؓ الی النبی ﷺ بالف دینار فی کمه حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجره فرأیت النبی ﷺ یقلبها فی حجره ویقول ما ضر عثمانؓ ما عمل بعد الیوم مرتین (رواہ احمد)

''حضرت عثمان ابن سمرۃؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ جیش عسرہ یعنی لشکر تبوک کا سامان جہاد تیار اور فراہم کیا جا رہا تھا،حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار اپنے کرتہ کی آستین میں بھر کر نبی کریم ﷺ کے پاس لائے،اور ان کو آپکی گود میں بکھیر دیا،میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے ،اور فرماتے کہ آج اس مالی ایثار کے بعد عثمانؓ سے اگر کوئی گناہ بھی سرزد ہوجائے تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا (یہ الفاظ آپ ﷺ نے دومرتبہ فرمائیں)۔''

خشیت الٰہی

محترم دوستو! حضرت عثمانؓ کی خوف خدا،حیاء اور پاکدامنی کا پیکر،زھد وتقویٰ کا منبع،عجز وانکساری کا بہترین نمونہ،صبر وتحمل،رحم دلی اور ایثار کا بہترین مجموعہ تھے۔خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت آبدیدہ رہتے،قبر و آخرت کا خیال ہمیشہ دامن گیر رہتا،اتنے روتے کہ داڑھی آنسوں سے بھیگ جاتی۔

عشق رسول ﷺ کا عالم

حضرت عثمانؓ میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔محبت کا یہ عالم تھا جس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی دست مبارک پر بیعت کی تھی۔اس ہاتھ کو تمام زندگی نہ شرمگاہ کو لگایا اور نہ ہی نجاست سے نجس ہونے دیا۔حضرت عثمانؓ اپنے ہر قول،وفعل یہاں تک کہ حرکات وسکنات میں بھی اور اتفاقی باتوں میں بھی

رسول اللہ ﷺ کی اتباع فرماتے۔

فرشتے حیا کرتے تھے

حیاء اور پاکدامنی کا ایک عظیم مجسمہ تھے۔ایک دفعہ صحابہ کرام کے مجمع میں رسول اللہ ﷺ بے تکلفی کے ساتھ تشریف فرماتھے،زانوئے مبارک سے کچھ کپڑا ہٹا ہوا تھا،اسی دوران کئی حضرات تشریف لائے مگر آپ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے،مگر جب حضرت عثمانؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ سنبھل کر بیٹھ گئے،اور زانوئے مبارک پر کپڑا برابر کرلیا،صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے دوسرے حضرات کیلئے یہ اہتمام نہیں فرمایا کیا وجہ ہے۔تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عثمان کی حیاء سے تو فرشتے بھی شرماتے ہیں،تو کیا میں اس سے حیا نہ کروں؟

مورخین نے آپؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہوتے تھے،عبادت وریاضت کا حال یہ تھا کہ دن بھر خلافت کے کاموں میں مصروف رہتے اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے بلکہ بعض اوقات ساری رات عبادت میں گزارتے،اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کردیتے تھے،مختصر یہ کہ ہر لحاظ سے ایک مکمل اور ذوالنورین لقب کے مستحق شخصیت تھے،اسی وجہ سے یہ عظیم نعمت حاصل ہوئی،

بیعت رضوان

محترم سامعین! حضرت عثمانؓ کی زندگی کا ہر گوشہ،بہت بہترین اور افضل تھا۔بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عثمانؓ کو وہ فضیلت حاصل ہوئی جو کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہ تھی۔حدیث مبارک ہے کہ

عن انسؓ قال لما امر رسول اللہ ﷺ ببیعة الرضوان کان عثمان رسول رسول اللہ ﷺ الی مکة فبایع الناس فقال رسول اللہ ﷺ ان عثمان فی حاجة اللہ وحاجة رسوله فضرب باحدی یدیه علی الاخریٰ فکانت ید رسول اللہ ﷺ لعثمان خیراً من ایدیهم (رواہ الترمذی)

"حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے۔چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں سے (جانثاری) کی بیعت کی اور جب تمام مسلمان بیعت کرچکے اور عثمانؓ وہاں موجود نہیں تھا،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے دین اور اللہ کے رسول ﷺ کے کام پر گئے ہوئے ہیں،اور یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا،پس رسول اللہ ﷺ کا وہ ہاتھ حضرت عثمانؓ کی طرف سے تھا باقی تمام صحابہ کے ان ہاتھوں سے بہتر اور افضل تھا جوانکی اپنی طرف سے تھے۔"

بہر حال حضرت عثمانؓ کی جگہ حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ پیش کر دیا اللہ تعالیٰ نے اسکے علاوہ بہت سی خصوصیات سے آپ کو نوازا مگر وقت کی کمی کے باعث تمام واقعات وخصوصیات کا ذکر ناممکن ہے۔

خلافت کا زمانہ

حضرت عثمانؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد خلافت کی بھاگ دوڑ سنبھالی اور گیارہ سال بہترین خلیفہ رہے، مگر ابتدائی چھ سال بڑے امن وسلامتی سے گزرے، کئی علاقے فتح کیے مال غنیمت کی فراوانی تھی، ہر طرف خوشی ،امن وامان تھا، پھر فتنے اور فساد شروع ہوئے، جس میں آخر کار حضرت عثمانؓ شہادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جس کا ذکر ان شاء اللہ اگلے جمعہ کو پیش خدمت کرنے کی کوشش کروں گا، رب العزت احقر اور تمام مسلمانوں کو حضرت عثمانؓ ذی النورین اور جملہ صحابہ کے کردار کو اپنانے کی ہمت اور توفیق سے نوازیں۔ (آمین)

☆☆☆

موتمر المصنفین کی نئی علمی ، ادبی اور اصلاحی پیشکش

خوشخبری

دارالعلوم کے گزشتہ ۶۷ سالہ دور میں جن مشاہیر علم وادب اور ارباب فکر ونظر علماء و محدثین ، مشائخ واکابرین امت ، نامور اہل قلم ، دانشور ومصنفین ، مذہبی وسیاسی زعماء نے دارالعلوم حقانیہ کے منبر ومحراب سے جو خطبات فرمائے ہیں، ان کا مجموعہ

”منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر“

کے نام سے ہزاروں صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع ہورہے ہیں۔ یہ ذخیرہ دارالعلوم کے سڑسٹھ (۶۷) سالہ دور پر محیط ہے علم وعمل، دعوت وجہاد، حکمرانی وسیاست اور تصوف وارشاد کا یہ بحر ذخار شناوران علم وحکمت کیلئے ایک عظیم نعمت ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

ترتیب وتدوین

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ